

حق کا یہی ارشاد محفوظ ہے اور اجازت مصنف صاحب کی یہ قصد طبع نہ کرے

# وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ الرِّبْحَ بِحَدِّ وَقِيلَا

پیشہ خداوند و پروردگار است بجز ان کے سوا کسی اور قیام کر دے تو ہر  
نماز تراویح میں کھمت یقیناً فعل حضرت و علیٰ راہد و شش  
بشیر و خلفائے راشدین امان الہیہ بہت مجتہدین رضی  
اللہ عنہم سنت کی کڑی برائے یقین ثابت ہے۔

## نماز تراویح

در نام رمضان المبارک

لئے ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۳۲۳ھ

از کتابت علیہا نشان کیا کہ زمانہ مولانا مولوی غلام غلام  
صاحب بہیڑی قمری خفی چشتی نظامی بہ اجازت  
انجمن خفیہ حمید الدین خادم العلماء کے زیر  
عام و خاص کے خادم اعلیٰ تعلیم پر لکھنؤ میں چھپوایا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الحمد لله سبک علی عبد الذی اصطفاه

## فضیلت رمضان زاید از تحریریان

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک میں صحیفہ بابریسی اول  
شب اور تورات ساتویں شب میں اور انجیل تیرھویں شب اور  
قرآن شریف سائیسویں شب کو نازل فرمایا۔ انکی برکات مشمول  
رمضان شریف میں جیسا ان کتابوں کا بیان نہیں ہو سکتا۔ یہی  
ماہ رمضان کا نہیں ہو سکتا۔ صرف ایک ہفتہ اللہ کی تعریف ناممکن ہے  
کہ ہزار بار سے وہ افضل ہے۔ اور قرآن شریف کے برکات اور انوار  
جس میں جلی اسمائے ذاتی و صفائی کی ہے جن کا حصہ عقول میں نہ گزر  
ہے۔ بس خاموشی بہتر ہے۔ انما اعتقاد کافی ہے کہ اوہ رمضان شریف  
سینا پر قرآن مجید کے جو مجموعہ حروف کلمات کا ہے جو کو ایک  
ایک حرف کی تعریف ناممکن ہے۔ اس کو فضل ازہی برامت تقدیر  
مختص جبکہ شکر یاد کیا جائے۔ شکر اسی کا نام ہے کہ نادر قرآن  
شریف بعد تجرید از تعلقات مرغوات نفسانی اعتقاد کر کے مسجد میں

مستکف ایک پورے یا چاروں احوال بنا لیا ہے۔ غسل وضو کر کے دوک  
پہن کر یہ نسبت اعتکاف اتیسویں بجے۔ اور دنیا کی کام کوئی نہ کرے  
تلاوت کام مجید دلالت فرمائی و نوافل میں مشغول رہے۔ اور  
برائے حاجت بشری یعنی بول و براز بقدر ضرورت جاوے۔ ویرنہ  
لگا دے۔ جہت وضو کر کے اپنے اعتکاف کی جگہ بیٹھ جاوے۔ بہتر ہے  
کہ اکیسویں تا یثرب رمضان سے شروع کرے۔ اور رویت ہال  
نظر یک یقیم رہے۔ اور طاق راتوں یعنی اکیسویں تیسویں  
بچیسویں۔ اسی تیسویں شب میں اعتقاد لیلۃ القدر کا کرے اور عبادت  
ان راتوں میں بہت کرے۔ کہ ہزار مہینہ کی عبادت سے افضل  
ہے۔ اور ہر روز۔ وظیفہ ہر دعا سلامتی ایمان و کفار و کائنات  
اور برائے اقارب عزیزان و سکرات المومنین و فتنہ قبر و روز قیامت  
اور عذاب جہنم سے بہت نجات دے۔ حال شریف اور دھوپ کے  
ہر رات رمضان میں ایک لاکھ سائیم و تائیم چل و فوج سے آزاد ہو  
یہ۔ اور آخر شب رمضان میں برابر ۲۹ لاکھ کے فوج سے آزاد ہو  
جاسکے جس کا مجموعہ قریباً ساٹھ لاکھ ہے۔ اور روزہ خاص اللہ  
کے واسطے جو۔ اسکی قدر کوئی فرشتہ نہیں جانتا۔ اللہ آپسی  
جزاویگا جو عبادت ہے اس میں بندہ اور خدا کی شرکت ہے۔ مگر  
روزہ خاص اس واسطے اللہ کے ہے۔ حد و فطر موجب قبولیت کا ہے۔ کہ  
دائے گہو کی کوئی آدمی خواہ رمضان شریف میں پہلے روزہ سے اور جب  
روزہ عید عند الصبح ہو جاتا ہے۔ جب پہلے دیو سے تو اوہ چوٹا  
ہے۔ لیکن تاخیر سے۔ یعنی چیل عشرہ اخیر رمضان میں کر لی بہت  
ہے۔ کہ قبل از وجوب او کیا گیا۔ سابق فی الحیرات میں داخل ہوا  
ایسا ہی زکوٰۃ قبل از تمام سال افضل ہے۔ اور لیلۃ القدر میں تلاکھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله سبک علی عبد الذی اصطفاه



اور پھر نبیل علیہم السلام نزول فرماتے ہیں۔ عابدوں سے ملاقات کرنے ہیں۔ جبریلؑ مصافحہ کرنے ہیں۔ نشان مصافحہ کا یہ ہے۔ کہ آنسو عابد کے بھرا آتے ہیں۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسوقت جو دعا کرے قبول ہوتی ہے۔ رمضان کی اول بائیس مرتبہ الہی۔ دہائی ثانی مغفرت زبان۔ سیوم رانی۔ ربانی ازہرہ آتش ہاتھ آخری۔ بحب الفطر یوم دعوت ربیہ تعالین کی اوسدن اپنا کہا اپنا بھوش لباس اور عطر خوشبو لگانی اور سواری اسپاہان وغیرہ عبادت جو اوسدن روزہ حرام اور سوا کے دو گنا عیسٰی فریض سن اوقات باقی نوافل کر رہے ہیں۔ محدثہ عید الفطر قبل از عید یمنون عبادت بدنی و مالی مطہر زہد و بشور قلوب۔ والہ اعلم بالصواب

## اقسام روزہ

روزہ کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) فرض۔ (۲) واجب۔ (۳) مستحب۔ (۴) نفلی۔ (۵) مکروہ۔ فرض نام رمضان کے روزہ ہیں۔ بقدر تعالیٰ۔ واجب نام رمضان کے روزہ ہیں۔ مستحب نام رمضان کے روزہ ہیں۔ مکروہ نام رمضان کے روزہ ہیں۔ نفلی نام رمضان کے روزہ ہیں۔

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ تَجِدُوهُ فِي سِتْرِ كِتَابٍ

اسے ایمان والوں پہنچے پھر روزہ سے فرض کرو گے

واجب۔ جو کفارات میں مستحب نام رمضان کے روزہ ہیں۔ مکروہ نام رمضان کے روزہ ہیں۔ نفلی نام رمضان کے روزہ ہیں۔

مکروہ۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول نقطہ نام شورہ کیا ایک دن کو کرنا

دوسرا عیدین اور یوم تشریق لینے گیا رہنوں بارہویں۔ ترہویں ذالحجہ پہنچ روزے حرام ہیں۔ اور یوم کسک رمضان قیام رمضان تراویح کا پڑھنا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ اور صیام رمضان جوالتہ تعالیٰ نے فرض فرمایا مانگا ثواب سال بھر کے گنہ و درگزر دیتا ہے۔

حضرت اہل تشدد علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میری امت افطار روزہ میں جلدی کریگی۔ اور سحری کہا سنے میں دیر اچھی کا حال بہتر رہیگا۔ اور جب افطار میں دیر کرینگے اور سحری میں جلدی (سویرا) تو خیر و برکت سے محروم رہینگے۔

## مباحات روزہ

روزہ کی فراہموشی میں کہا نا۔ چٹنا۔ صحت کرنا۔ دوسرا روزہ وار کو کہا نا پیتا دیکھے تو بار دلا دے۔ اگر پہو ک سکتا پاب ہو کر کہا نا ہے تو دیکھنے والا یاد نہ دلا دے۔

ننگا کرتے انزال ہو جانا۔ ٹھوڑی بہت نظر کیساں ہے۔ آنکھوں میں سرمہ لگانا۔ اگرچہ سرمہ کی لمبی خلق بہت پہنچے۔ سنگیان لگوانا۔ غیبت کرنا۔

ولین ارادہ روزہ ٹوٹنے کا کرنا۔ اور ٹوٹے رطلق میں ہواں با اختیار چلا جانا۔ خراسی کے خلق میں غبار خراس کا چلا جانا۔ کبھی کا منہ میں چلا جانا۔ اختلام ہو جانا۔ دانٹوں سے خون نکل کر اندر چلا جانا۔



سحری کہا ہے جو بے سفیدی صبح کی نظر آئے نقد منہ سے نکال دینا۔  
 درائی کو کہتے ہیں۔ اسکی بواعلیٰ میں پہنچے اور روزہ بھی پڑھو۔  
 رات چنب ہو صبح کی نماز تک دخل کیا فرج کے سوراج  
 میں ہانی یا تیل ڈالنا کان میں ہانی پڑ جائے۔ کلثمی سے کان  
 کو کھجلائے۔ ناک میں بنغم پڑ۔ جان کو دماغ کی طرف کھینچ لینا۔  
 بہتر ہے کہ بطن کو نکال ڈالے جیسا امام شافعی کا مذہب ہے۔ جو ش  
 سے نئے کا آجانا۔

دانتوں کی چیر چنے سے کم ہو زبان سے پھول کر نکل جانا اگرچہ  
 کے برابر ہو تو مفد روزہ ہے۔

## موجیا قضا و کفارہ

وانستہ کہا تا پینا صحبت کرنا۔  
 غذا یا دوا کا کھانا۔  
 بارش کا پانی منہ سے اندر چلا جانا۔  
 کچا گوشت کھانا۔  
 چربی کا کھانا۔

گیہوں کا رانا چبا کر کھانا مگر اسکا چھلکا چبا کر کھائے۔ پانی  
 چبا ہے تو روانہ منہ میں سٹ جائے ہیں۔ مفسد روزہ نہیں۔  
 افطار موجب کفارہ کی شرط ہے۔ کہ روزہ کامل ہو جسکی  
 سحری سے نیت کی جائے۔ اگر کوئی چربے نیت کرے تو کفارہ  
 اور روزہ ترک کر دے تو کفارہ نہیں۔

اور غذا ایسی شرط ہے کہ معتاد و مرغوب ہو (غاری ہو) غیر معتاد

کچا گوشت چربی۔ پتے و رختوں کے انکے کہاؤ سے قضا ہو  
 کفارہ نہیں۔

## عوارض جنسے فطار و رجائز

مسافر شرعی لینے چاہیے کوس کا سفر۔ جس میں نماز کا قضا واجب  
 حمل عورت کا۔

شیر خواہ کچھ کو دودھ پلا۔  
 جس عورت کو اپنی جان یا بچہ کا خوف ہو۔  
 مرض و مرض جب خوف زیادتی مرض کا ہو۔  
 مجبوری جابر کی۔  
 خوف موت کا۔  
 نقصان ہونا عقل کا۔

## مسئلہ تراویح

نماز تراویح اہل رضوان میں باجماع صحابہ و تابعین و ائمہ  
 مجتہدین میں کثرت سنت، یقین مؤکدہ ہیں اور جماعت  
 انکی سنت کفایہ ہے۔ جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے  
 میں جاس اور جو کہ حضرت رضائیں میں کثرت نماز تراویح جماعت اور کثرت  
 رت تراویح کا بدادائے فرغ عشر سنت کرے  
 عام ہے کہ وتر سے پہلے تہوں یا پچھے مستحب ہے کو ثلث لیل کے  
 بعد پڑھے۔  
 فرض سنت عشرائے اخیر شب میں مکروہ اور تراویح غیر  
 مکروہ ہے۔



میں مسجد میں جماعت فرض عشا کی نہ ہو۔ اس میں جماعت تراویح  
مکمل کر دے۔ اگر کوئی شخص فرض کی جماعت کے بعد نماز فرض  
سنت تھا اور اگر کے۔ یا دوسری مسجد میں فرض بجماعت پڑھ کر  
آوے۔ اور مثال جماعت تراویح کے ہو جاوے تو ثواب میں  
داخل ہو جائے۔ اور جو تراویح امام کے ساتھ سے وہ جاوے اور نہ تراویح  
کے ساتھ پڑھ کر قیہ تراویح پیچھے پڑے۔

حضرت علی التعلیہ وسلم نے تین دن جماعت کرائی۔ ایک مسجد  
میں اعتکاف میں بیٹھے تھے۔ یعنی تین دن پڑھائی چاہی رات  
صحابہ نے جمع ہو کر آگاہ کیا۔ حضرت اپنے اعتکاف کی جگہ بیٹھے  
ہے۔ باہر نہ نکلے۔ صحابہ نے جماعت کی درخواست کی اور شاہ  
فرمایا۔ گہروں میں جا کر پڑھو۔ سب صحابہ گہروں میں پڑھتے رہے  
بعد حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی ایسے ہی جدا جدا پڑھتے  
تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اب یہ عذر فرمیتے کہ جو حضرت نے  
بیان کیا تھا۔ نہیں رہا۔ اب بہتر ہے کہ سب جمع ہو کر ایک امام کے  
پیچھے پڑھیں۔ اس میں سنہین اور ہونگی۔ ایک ختم قرآن شریف کا۔  
دوسرا نماز تراویح کیونکہ سب کو قرآن شریف یاد نہیں سوائے  
امام کے سنت ختم کی نہ مٹن سے اواز نہ ہوگی۔ اور میں حافظ اور  
غیر حافظ سنت ادا کر لینگے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اور سننا اور  
درجہ رکھتا ہے۔

سب صحابہ نے اس پر عمل کیا اور خوش ہوئے۔ اور تابعین و امان  
حضرت ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمدؒ  
سب میں تراویح میں ایک رکعت سنت ہو کہ میں  
الکافی میں ایک رکعت التواضع میں پڑھتے کہ اہل کوئی تراویح میں

ہرگز نہ پڑھتے۔ اور کعبہ اور کعبین ہوئی تھیں اسکے شک میں چار  
رکعت بعد ہر ترمو کی کے پڑھتے تھے۔ مگر اصل تراویح میں ایک رکعت  
تھیں۔ یہ ۱۶ رکعت زیادہ بجا سے طواف نور و گار طواف پرتجو۔  
غرض تراویح کی میں رکعت ہو نہیں کسی کو کام نہیں جیسا کہ  
بدرا الدین عینی نے تحقیق کر کے لکھا ہے۔ اور وہ روایت کہ  
حضرت مہدیؑ اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ ہم  
نہیں پڑھتے۔ یہ تحقیق وہ کے منافی نہیں۔ شاید ہے جبکہ حضرت  
نے مسجد میں تین رات جماعت پڑھائی۔ اور چوتھی رات میں سب کو حکم  
فرمایا کہ گہروں میں جا کر پڑھو۔ جیسا کہ امام طحاوی نے معانی الثموز  
لکھا ہے۔ تو یہ حضرت کا نماز پڑھنا اور حکم فرمانا سب کو معلوم تھا۔  
اب اس کو برخلاف یہ سوال جواب پیش کرنا کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے  
نے پڑھا کہ حضرت علیؓ نماز رمضان میں کچھ پڑھتی تھی۔ تو آپ کا جواب  
دینا کہ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں ہوتی تھیں۔ اس کو بدرا الدین  
عینی نے خلاف تحقیق لکھا ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ حضرت صدیق  
فرماتے ہیں کہ حضرت سترہ رکعت پڑھتے تھے۔ بارہ تہجد میں  
وتر۔ دو بعد وتر۔ دو کچھ عینی بخاری صفحہ

اور نیز نماز تراویح کی میں رکعت مسجد میں ہو نہیں سب صحابہ حضرت  
کے ساتھ پڑھتے۔ اور سب اس وقت حضورؐ کے گہروں میں پڑھتے رہے  
اس نماز کی بابت کوئی سوال جواب نہیں ہوا۔ اگر سوال جواب  
پڑھا ہے تو تہجد معمول اور واجب کی نسبت ہو۔ اور وہ حضرت پر واجب  
تھے۔ اور صحابہ پر مستحب قیام و عیام رمضان کی حدیث صاف  
بیان فرمادی ہے کہ نماز تراویح تہجد سے جدا نہیں۔ اس میں  
یہ سنت عین ہو کہ وہ میں اور وہ تو اہل گیارہ رکعت کی حدیث







اول تنے نافرمان قوم موسیٰ کو بار بار ہتھکڑیاں پہنائیں۔ ہم فرماؤ اور  
امت حبیب اللہ کے ہیں۔ بکھور استہ وید کے حجم جاپس وراہم  
گیا۔ خشک پاؤں اتر گئے۔ ایسے ہی جب ابو العلیٰ حضرت سے سالار  
فوج مرسلہ خلیفہ اول کے بسو سے جزیرہ بحرین پر اخذ زکوٰۃ  
کئے۔ تو دریا انھیں کوئی چہار نہلا۔ دریا کو فرمایا کہ ہم فوج مرسلہ  
خلیفہ رسول اللہ کے ہیں۔ رستہ وید کے۔ یہ کہہ کر مرسلہ سر چلے  
پڑا تر گئے گہوڑوں کے سم بھی نہ بھیگے۔ اسی طرح کئی لاکھ اور  
کئی الزام لینے سمٹ جانا نہانے دراز کا ایک زمانے میں جیسے  
حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک گلاب میں پاؤں رکھ کر گہوڑے پر سوار  
ہوئے دو مسری رگاب میں پاؤں رکھتے ایک نفران شریف ختم کر لیتے  
اور قعد احمد سبئی بن حارون رشید جو تارک الدین ہو گیا تھا اقطاب  
ہو کر فوت ہو گیا تھا بعد وفات شیخ محی الدین عربی نے اور فاضل  
حمید الدین ناگوری نے اسکو مکہ میں طواف کرتے ہوئے دیکھا۔  
پہچان گئے کہ یہ یارح ہے۔ محسوس شکل انسان ہے۔ اس سے شیخ نے  
پوچھا کہ تم کون ہو۔ اسنے کہا میں احمد بن سبئی ہوں شیخ نے کہا سبئی  
کیون کہلاتے تھے۔ سبئی تو ہفتہ کے دن کو کہتے ہیں فرمایا کہ  
بکشتہ سے جمعہ تک خدا تعالیٰ ہمارے کام میں آیتھے آسمان و زمین  
اور دنیا بنائی ہفتہ کو فانی ہو گیا تھا۔ میں بھی چہن چہن خدا کی عبادت  
میں رہتا تھا۔ ہفتہ کے روز اپنی توستیدو ملی گا کوئی سبب کر لیتا  
تھا۔ شیخ نے کہا کہ میں سننا تھا کہ آپ زمرہ ستائم قبران شریف  
کے کرتے تھے۔ احمد نے فرمایا سات ہزار شیخ نے خیال  
کیا کہ سو ہو ہو گا فرمایا اللہ تعالیٰ بڑا شرف  
قاضی حمید الدین ناگوری کا اسکے ساتھ ہی بھی سوال جواب ہوا۔

محمی الزمان نور الدین کا دست بیکار ہو کر نہاں ہو کر رہا کرتا ہے

سلطان نظام الدین دہلوی کے حضور جب یہ ذکر آیا تو فرمایا اگر  
وہی ہے کہ عقل میں نہ آوے۔

## اخلاق حسنہ اہل بیت

اخلاق شریفہ امام حسن کے سب پر فائز ہیں۔ ایک روز کوئی  
اغریلی آپ کے سامنے نذرت کرنے لگا۔ آپنے خدام کو فرمایا۔  
اس کو دو دوہ اور چھوڑ دے۔ یہ ہوکا ہے۔ دو دوہ چھوڑے اور  
کو کہلائے پھر وہ مفضل بکھار دیا۔ فرمایا جتنے گھر میں ذرا ہم میں  
اسکو دیدو۔ خدام نے قین ہزار ذرا ہم اسکو دیدے۔ فرمایا۔ اٹھا  
یہ چارے پاس تھا۔ اسکو قبول کر پھر کچھ حاجت ہوگی تو آجانا۔  
اسنے کہا۔ اَللّٰهُمَّ حَيْثُ تَجْعَلُ رَسَالَتَكَ يَنْفَعُ  
اللّٰهُ تَعَالٰی اچھا جانتا ہے جس جگہ اپنی رسالت اور نادی۔ آپ  
اہل بیت رسالت ہو۔ اللہ نے خوب جانا۔ آپ اس سے بچے گئے  
ہو۔ آپکے ہم پایہ کوئی نہیں۔ حضرت امام صاحب کو بیچ و نذرت  
برابر تھی کہ یکو بپ نذرت کے برابر جانتے۔ اور مصداق ہیں  
امت شریف کے تھے۔

وَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ  
یعنی جو سختی پر صبر کرے اور معاف کر دین یہ کام بڑی اور اہم  
ہے۔ یہ وصف اور لفظی کا خاصہ آپکی ذات کا تھا۔ جیسا  
نے کہا۔

بی بی ربی  
اگر مری حسن الی من اسماو



حضرت امام حسینؑ کو ذکر ہے کہ ایک دن کوئی ایسا روزہ میں رہا کہ  
 طاعتِ حجۃ جانتا تھا کہ زبانی سوال حرام ہے۔ اظہارِ حاجت  
 کا لکھ کر بولا کہ میں نے حضرت سے سنا ہے۔ اگر حاجت ہو تو اس کے  
 پاس ظاہر کر دو جو حالِ فتن ہو یا اجمل انسان ہو یا غنی کریم ہو  
 سو تینوں اوصاف آپ میں ہیں۔ قرآن شریف آپ کے گہر میں ارا  
 آپ حضرت کی صورت پر ہیں اور کریم امین الکریم ہیں حضرت امام  
 صاحب فرمایا کہ میں نے والد شریف سے سنا تھا۔ فرماتے تھے۔  
 المعروف بقدر المعرفۃ یعنی سخاوت کرنی بڑا اندازہ علم  
 دن کے ہے جس قدر علم دن زیادہ ہو اور پختہ نش زبانی کرے۔  
 اگر کم ہو تو کم کرے۔ کہ ایک ہزار تک کہی رہی ہے۔ میں سوال  
 ہیں۔ اگر تینوں جواب پورے۔ دیکھ تو ساری دیر نہ لگا۔ اول یہ کہ  
 سب عملوں سے عمل کو نسا اچھا ہے اور اس کے جواب دیا ایمان بھر  
 فرمایا۔ سختی سے کون چیز بچا لیوالی ہے بولا کہ اعتقاد برائے تعالیٰ  
 پر فرما باز مینت آدمی کی کیا ہے بولا۔ علم با علم فرمایا اگر نہ ہو چکا۔  
 بولا غنی با کریم۔ فرمایا اگر یہی نہ ہو تو پھر کیا۔ بولا فقر با فقیر کیا  
 اگر نہ ہو تو پھر کیا۔ کہا الموت ہے۔ آپ نے وہ پہلی ساری اسکو  
 دیدی۔ اس سے معلوم ہوا کہ سوال شرع میں حرام ہے اور دنیا  
 بقدر نفرت دین محتاج کو واجب۔ ال غدا و زیات الشیطان  
 دینا حرام ہے۔

## طاقتِ اسلام کل عالم پر غالب ہے

شیخ محدث دہلوی نے مروج النبوة میں لکھا ہے کہ جہاں  
 ایک حضرت کا مفسر شریف میں قدم مبارک لگیا سب عالم

زیر طاقت قدم حضرت کے ہیں۔ دین کی طاقت برکت قدم مبارک  
 کل عالم پر حاوی ہے حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے فرمایا۔ ہوتا قدم  
 حضرت نے اٹھایا میں نے اور جگہ قدم رکھا۔ مگر قدم نہ تھکتا کہ باپ  
 نبوت ہو گیا۔ قدم نبوت پر کسی کی طاقت نہیں کہ کوئی قدم  
 رکھے۔ سچ محی الدین قدس سرہ باپ شہنشاہات میں فرماتے ہیں  
 کہ شیخ عقیل برہند آدمی کا تصرف سوائے اللہ کے سب چیز  
 پر ہے۔ ایسا قطعاً حیا جب تصرف کا کوئی نہیں سنا۔ میری  
 طاقت اسے نہیں چھوٹی۔

حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے اپنا قصیدہ الہی میں فرمایا۔  
 واجبتہ وقایہ قوسین شہید علیہ  
 منبر الفخیر فی حضرت المجتہد

یعنی مجاہد قایم تو میں میرا میرے سروار نے مبارک الہی میں تجھ پر  
 پڑھایا۔

وہی عالم غیب ہے جس میں حضرت غوث پاک دات حضرت الدائم  
 کے اور رحمت اللعالمین کے ہوئے۔ جو کہ انعام و خلعت الہی  
 تعریف نہیں کر سکتی۔ آپ فرماتے ہیں۔

کسا فخلعة لیلانین

و توجہ بشیخان الکمال  
 بلاد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ووقع قبل قلبہ قد صفا  
 توجہ پنہاںی تجھ خلعت منتش بہ اعزاز اور مجاہد کج اصاف کیا یہ  
 کے پنہاں ہے۔  
 سبہ خدائی ملک میرے ملک میں۔ اور میری لائٹ کے



سید اکبر نے سے پہلے صاف ہو چکی ہے لیکن میں ازل کا ولی ہوں

وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ خَطَابٌ جَمْعًا

فَلَمْ أَكُنْ نَافِعًا فِي كُلِّ حَالٍ

ابو محجب کو تمام خطبوں پر ولی کر دیا ہے۔ سو میرا حکم ہر حالت میں نفعی اور نافع نہ رہتا۔

۱۱

## مضروری

شامی و در مختار میں صفحہ (۶۵) پر لکھا ہے کہ صدقات شیعہ بیگز کو  
و صدقہ فطر و زکوٰۃ و فطریہ و غیر ذلک اہل بدعت کو (وہ بدعت جس کا کفری  
دینی ناجائز ہے۔) جیسے فرقہ کرامیہ کہ خدا تعالیٰ کو عرض ہو کر فرمایا کہ  
اور فرقہ شیعہ اب ہم جب اس ایک کے فرقوں کو دیکھتے ہیں۔ تو  
وہابی لوگ تا جب ابراہیم تیمیہ مجتہد کے پاسے ہیں جیسا کہ رسالہ اردو  
مولوی غلام علی اور ست سری کا جسکے ماس شیعہ پر رسالہ ابن تیمیہ کا  
عربی زبان میں ہے ثابت کر رہا ہے۔ اور یہی اعتقاد اس فرقہ کا جو  
سو فیہ فرقہ اس عقیدہ میں فرقہ کرامیہ کو درجہ سب سے بلند قرار دے گا  
کے سوا موافق ہے پس اس فرقہ کو زکوٰۃ و فطرانہ و فرائض و غیر ذلک  
دین ناجائز ہے جو فرقہ کرامیہ کو جو عین اس کے و دوسری فراموشی کرنی  
واجب ہوگی ہر فقط و سب کے الگ حدیثات کا جو سال دلو کو برابر ہے  
اور کو فراموش کرنا جائز ہے۔ دوسرے بیگز سال کا ہونا واجب ہے۔

تھی

المشترک

مولوی غلام تاج محمدی عنہ از مجلس خفیہ مسجد کیم شاہی لاہور

خبرست

رسالہ طلاق

نافع العباد

نہار حضور

نہار نور

شعب الایمان

علم الایمان

المشترک

شعب الایمان

شعب الایمان

شعب الایمان

شعب الایمان